Pharmaceutical Review

ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

اداریہ

تاریخ:18اپریل،2016

پاکستان کی فارمیسی برادری کے غیر جمہوری انتخابی طرزعمل کے تناظر میں 19th غیر قانونی کانفرنس IPCE-2016 کی تحقیقاتی روداد Analytical Report۔

پاکستان کی فارمیسی برادری میں مجموعی طور پر حقیقی نمائندگی کا فقدان ہے۔جسکی حقانیت ثابت کرنے کیلیئے ہم پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن PPA کی مثال دینگے۔جسکے صرف صوبہ KPK میں صحیح منتخب اور جمہوری نمائندگان ہیں۔ جب کہ باقی تمام صوبوں اور مرکز میں غیر منتخب، غیر جمہوری اور غیر قانونی لوگ قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔جس میں پروفیشنل گروپ کے نام سے سرکاری افسران، اساتذہ اور کچھ سرمایہ داروں کا نمایاں کردار ہے۔ چنانچہ فارمیسی برادری میں صحیح جمہوری اور انتخابی مزاج کا فقدان ہے۔مجموعی طور پر بے حسی اور لاپروائی چھائی ہوئی ہے۔قانون شکنی و بدعنوانی بھی دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے۔ بلکہ کبھی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم جانوروں جیسے احساسات کے ساتھ جنگل کے قانون جیسی زندگی گزار رہے ہیں۔ایک فریحہ مجید پنجاب اسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں بددیانتی کے خلاف ڈٹ گئیں۔تو دوسری فارماسسٹ نے اسی کرپشن کا بھرپور ساتھ دے دیا۔فارماسسٹ برادری کے مخلص اور جفاکش نوجوانوں نے اپنے حقوق کے لئے جاندار تحریک شروع کی تو اس زمانہ کے چیف ڈرگ کنٹرولر CDC اور فارماسسٹ برادری کے سرکردہ راہنماء نے اسی تحریک کو سبوتاژ کرڈالا۔ جناب سید قلب حسن مرکزی صدر PPA نے بددیانتی و غیر قانونیت کا ساتھ دینے سے انکار کیا، اور کانفرنس کے درپردہ مالی کرپشن برپا کرنے کے خلاف آواز بلند کی۔تو ماشاءاللہ PPA پنجاب کے صدر نے فارماسسٹ برادری کی بے حسی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی خدمات پیش کردیں۔اور پروفیشنل گروپ کی شیطانی منصوبہ بندی کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دل وجان سے اپنا سرمایہ حیات پیش کرڈالا۔ایک نوجوان فارماسسٹ حراء فرخ ناقص حفاظتی تدابیر کی وجہ سے لاہور کی ایک ادویہ ساز کمپنی میں جل کر خالق حقیقی سے جاملیں۔حافظ صدیق سیفی، فیصل آباد کا ذہین ومحنتی فارماسسٹ، جس نے PPA کے جعلی ناخداؤں سے تقریباً سات سال قبل جائز اور قانونی مدد کی درخواست کی۔مگر PPA پر قابض پروفیشنل گروپ کے مکروہ لوگوں نے باہمت، حوصلہ منداور استقامت کے پیکر حافظ صدیق سیفی بات سنی ان سنی کردی۔

چنانچہ یہ تو فارمیسی برادری کے نمائندہ تنظیم کے اکابرین کا رسمی رویہ ہے۔مگر فارمیسی کے تدریسی اداروں کے اساتذہ کا عمومی طرزعمل اس سے بھی آگے تک پہنچا ہوا ہے۔ پیشہ فارمیسی کے اکثر وپیشتر ادارے رضائے الہیٰ اور خدمت انسانی کی بجائے دولت سمیٹنے کی دوڑ میں جتے ہوئے ہیں۔فارمیسی کے اساتذہ یقیناً بہترین شعبہ کے اہم منصب پر فائز ہیں۔جنکی شان کے منافی کچھ کہتے ہوئے بھی اللہ سے ڈرلگتا ہے۔ہم استاد کے منصب کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں۔لیکن دوسری طرف ہم یقیناً کبوتر کیطرح بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند نہیں کرنا چاہتے۔کیونکہ ہم موجودہ پیشہ ورانہ حالات کے چشم دید گواہ ہیں۔ہمارا ادارہ" رسالہ الادویہ " کسی نہ کسی انداز سے مسلمہ معلوما

ت حاصل کر لیتا ہے۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ جن اداروں میں ادویاتی سہولیات فراہم کرنے کی فکری منصوبہ بندی ہونی تھی، وہاں آج جبر و قہر برس رہا ہے۔ جہاں ادویاتی قوانین کی عملداری کی بات ہونی تھی، وہاں بددیانتی و بدعنوانی کا راج ہے۔ جہاں ادویاتی ہنر کا فروغ اور تحقیقی کاوشوں کی حوصلہ افزائی ہونی تھی، وہاں بے برکتی و بے قدری صاف دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے۔ہم اپنی بات کی سچائی ثابت کرنے کے لئے اشارتاً کچھ واقعات گوش گزار کرنے کی جسارت کرینگے۔ایک پروفیسر صاحب جو ماشاءاللہ ادارے کے سربراہ بھی ہیں، پوسٹ گریجویٹ M.Phil کی پوری کی پوری کلاس ہی لے اڑے۔اس کی وجہ ہرگز انکا تعلیم و تحقیق کا شوق نہ تھا۔ بلکہ ان کا مطمع نظر صرف اور صرف فی طالبعلم ملنے والے تقریباً -/35000 روپے تھے۔ جناب موصوف نے قلیل عرصہ میں کم و بیش -/525,000 روپے اکٹھے کر لئے۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ اس فیصلہ کو متعلقہ شعبہ کے تحقیقی بورڈ Faculty Board اور اعلیٰ تحقیقی بورڈ Advance Study Board نے بھی منظور کیا۔ جبکہ ایک سربراہ ادارہ اپنے ماتحت اساتذہ سے زبردستی تحقیقی مقالہ جات پر دستخط کرا کر متعلقہ رقم اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں۔اس تناظر میں، ہمارے پاس ایک ادارے کے باضمیر استاد کی جراتمندانہ مثال بھی موجود ہے۔جس نے محترمہ فریحہ مجید کی طرح ایمانداری اور فرض شناسی کی شاندار مثال قائم کرتے ہوئے ببانگ دہل انکار کر دیا تھا۔ پھر ایک اور سرکاری ادارے کے شعبہ فارمیسی کے سربراہ پنجاب کے مختلف پرائیویٹ اداروں کو الحاق Affiliation کی منظوری دیکر ان سے مسلسل مختلف بہانوں سے پیسے بٹورتے ہیں۔ چنانچہ یہاں بددیانتی و بدعنوانی برپا کرنے کے لئے باقاعدہ مضبوط گروہ Gangters بن چکے ہیں۔جن کا متعلقہ وائس چانسلر تو بیچارہ کیا بگاڑے گا۔ فارمیسی کونسل، وزیراعلیٰ، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، چانسلر یا گورنر، اور ہائر ایجوکیشن کمیشن بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ چنانچہ ماہرین ادویات کی 19th بین الاقوامی ادویاتی کانفرنس مورخہ 24-21 اپریل، 2016 بمقام پرل کانٹی نینٹل ہوٹل Pearl Continental Hotel لاہور بھی اسی بددیانتی کا تسلسل ہے۔ کیونکہ ایک استاد سے بہتر بھلا کون جانتا ہوگا کہ یہ ایک اچھا کام بدنیتی کی بنیاد پر منعقد کیا جا رہا ہے۔موجودہ PPA یہ کانفرنس اپنا انتخابی دورانیہ Legitimated Electoral Tenure کے ختم ہونے کے باوجود منعقد کر رہی ہے۔اور پیشہ فارمیسی کے تمام مذکورہ بالا بڑے بڑے بددیانت و بدعنوان لوگ قانون و انصاف کی بالادستی کا نام لینے والوں کو حراساں کرنے کے لئے یہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔مگر ہم پھر بھی خواہش کرینگے کہ استاد علم و روشنی کا مسافر ہونا چاہیئے۔اسے معمار قوم ہونا چاہیئے۔درس و تدریس جیسے مقدس پیشے کے تقاضوں کا احترام کرنا چاہیئے۔اور معلم کے پیغمبرانہ منصب کی عظمت و توقیر کا بھرپور خیال رکھنا چاہیئے۔

انتہائی عزیز ساتھیو! پاکستان فارمیسی کونسل اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مسلسل اصرار کے باوجود ماشاءاللہ کراچی یونیورسٹی کے علاوہ کسی بھی فارمیسی کے ادارے نے پانچ ڈیپارٹمنٹس اور ان کے متعلقہ نگران Chairmans متعین نہیں کئے۔ پاکستان کے 1976 کے تعلیمی و نصابی ایکٹ کے تحت HEC پیشہ فارمیسی کے سلیبس اور تعلیمی ڈھانچہ وضع کرنے کی ذمہ دار ہے۔جس نے اپنی ذمہ داریاں بحسن و خوبی ادا کرتے ہوئے موجودہ جدید نصاب اور اداروں کا ڈھانچہ تعمیر و تجویز کیا۔ جسکی پاکستان کے تمام اداروں ادویاتی اداروں کے سربراہان نے باجماعت خلاف ورزی کی۔اور یونیورسٹی کالج آف فارمیسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اسکی امامت کرائی۔ چنانچہ اس خلاف ورزی کے بعد یہ لوگ نہ صرف قانونی مجرم ہیں بلکہ بددیانت، وعدہ خلافی کرنے والے اور ملکی و قومی مفادات کو نقصان پہنچانے والے قرار دیئے جانے چاہیئے۔مگر انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ فارمیسی کے تعلیمی اداروں کے سربراہان (سوائے جامعہ کراچی کے) اور PPA کا پروفیشنل گروپ مسلسل پانچ تدریسی شعبہ جات کی مخالفت کر رہا ہے۔ لاہور، ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور اسلام آباد کے سربراہان ادارہ جات نے HEC اور PCP کی تجاویز و احکامات کو اپنانے کی بجائے اپنے اداروں میں نئے سے نیا اور اچھوتا ڈرامہ رچایا ہوا ہے۔اس لیے ہم سربراہان ادارہ جات سے مطالبہ کرتے ہیں کہ HEC اور PCP کے اجلاسوں Meetings میں شرکت کر کے، فارمیسی کے پانچ تدریسی و تحقیقی شعبہ جات بنانے جو تحریری و تقریری وعدے کئے ہیں، انہیں وفا کریں۔مگر قرائن کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایسا کبھی نہیں کرینگے۔ بلکہ 19th بین الاقوامی ادویاتی کانفرنس مورخہ 24-21 اپریل، 2016 لاہور میں بھرپور شرکت فرمائینگے۔ایک دوسرے کا تحفظ کرینگے۔ایک دوسرے کی طے شدہ ستائش کرینگے۔شیلڈز، سوینئرز اور میڈل تقسیم اور وصول فرمائینگے۔لیکن HEC کا مجوزہ تعلیمی و تدریسی ڈھانچہ جو نصاب میں بھی مذکور ہے، کا عملی نفاذ نہیں کرینگے۔ بلکہ حکومتی اداروں کو اس کانفرنس کی آڑ میں مرعوب کرنے کی کوشش کرینگے۔ فارمیسی کونسلز، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹس، سیکرٹریز، DRAP، اور HEC کو دھوکہ دینے کی کوشش

کرینگے۔ادویاتی اداروں اورسرکاری افسران کواپنی غیرقانونی پیشہ ورانہ نمائندگی کوقانونی بنا کرپیش کرنے کی کوشش کرینگے۔مگرہم فارمیسی برادری کے اس عمومی رویہ سے انکی قانون ودستورکی پاسداری اوراصول وانصاف کی قدردانی کا بخوبی اندازہ لگاسکتے ہیں۔ایسامزاج یقیناً شاندار مستقبل کا پیش خیمہ نہیں ہوسکتا۔چلوہم ان تمام تر اساتذہ کے پیشہ فارمیسی کادرد رکھنے کے تصورکواگرسچ بھی مان لیں۔توپھرانہیں سب سے پہلے اپنے اپنے اداروں میں HECاورفارمیسی کونسل کا مجوزہ تعلیمی وتدریسی ڈھانچہ بنانا چاہئے۔لیکن یہ بددیانت لوگ ایسا کبھی نہیں کرینگے۔کیونکہ یہ لوگ صرف اقتدار کے حریص اوردولت کے پجاری ہیں۔

چنانچہ ماہرین ادویات کی انیسویں کانفرنس 2016 کاموجودہ حالات میں انعقادغیرمنطقی ہے۔اس کی مثال اسی ہی ہے جیسے آپ کسی کی زمین پرقبضہ کرکے مسجدتعمیرکر دیں۔جواگرچہ نیک کام ہے۔مگرطریق کارغلط ہے۔یا آپ فجرکی نمازمغرب کے وقت ادا کرنا شروع کردیں۔جووقت کے غلط تعین کی وجہ سے شرعاًنا جائزہوگی۔۔اسی طرح اگرہم انہیں کہیں کہ ہرماہ اپنی آدھی تنخواہ اللہ کے راستے میں غریبوں کودے دیا کریں،تو یقیناً یہ لوگ ایسا کبھی نہیں کرینگے۔مگرکانفرنس ہی کاایک اچھا کام انہیں گزشتہ کئی سالوں سے اپنے انتخابی دورانیہ کے گزرنے کے بعد ہی یادآتا ہے۔چنانچہ کسی کام کے اچھے یابرے ہونے کا فیصلہ آپ اسکے مجموعی سیاق وسباق،حالات وواقعات اوراصولی اوقات کے تناظر میں ہی کرسکتے ہیں۔اصولی سیاسی ومذہبی جماعتوں کے راہنماءاپنا انتخابی دورانیہ ختم ہونے پرخودہی اپنے عہدہ سے الگ ہوجاتے ہیں۔زندہ قوموں،حکومتوں اورریاستوں کے غیرتمنداورجمہوری سربراہان کبھی اپنے انتخابی دورانیہ کے ختم ہونے کے بعداس سے چمٹتے نہیں رہتے۔بلکہ نظام اورقانون کی بالادستی کو یقینی بناتے ہیں۔

چنانچہ ہم PPA کے پروفیشنل گروپ کی اس قانون شکنی،دستورسے روگردانی اوراخلاقی واصولی تقاضوں کوپس پشت ڈالنے کی روش کے خلاف آخری دم تک لڑیں گے۔ حق گوئی وبے باقی سے کبھی بازنہیں آئینگے۔کیونکہ یہ ہمارے نبی آخرالزماں ﷺ کی سنت ہے۔جنہوں نے سرداران قریش اورکفارمکہ کوصریح بتادیا تھا کہ اگرآپ میرے ایک ہاتھ پرچانداوردوسرے پرسورج بھی لاکررکھ دیں،تب بھی میں ﷺ اپنی بات کہنے سے بازنہیں آونگا۔ہم بڑی استقامت اورعزیمت کیساتھ ہرآتش نمرودکا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرینگے۔بددیانت اورغیرقانونی مسلط ہونے والے ہربادشاہ کالشکرحسینیؓ کی طرح مقابلہ کرینگے۔ہم نہ یزیدی طاقت کی شان وشوکت سے مرعوب ہیں، نہ ہی موجودہ حکومتی وسرکاری اختیارات کی بنیادپرفرعونیت کومظاہرہ کرنے والوں سے خائف ہیں۔چنانچہ ہم شرح صدرکیساتھ یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ اگریہ کانفرنس ہوبھی جائےتو آنے والا مورخ یقیناً ہمارانام گمنام مجاہدوں میں لکھنے پرمجبورہوگا۔ہماراصرف اتنا کام ہے کہ اپنی بات کواتنی شدت اورصراحت سے بلندکریں کہ مستقبل کے مورخین بآسانی ہماراموقف سن اورسمجھ سکیں۔

ڈاکٹرطٰہٰ نذیر Ph.D

مدیراعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmarev.com/